رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔/۱۵
ششماہی ۔/۸
سہ ماہی ۔/۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔/۱۷

جلد ۲۵ | مؤرخہ یکم ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۴ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو درد نقرس کی تکلیف میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ گو ابھی پاؤں پر بوجھ نہیں ڈالا جاسکتا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ؛۔

چونکہ حضور بوجہ علالت خطبۂ جمعہ کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ اس لئے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے خطبہ پڑھایا۔ جس میں آپ نے احباب کو ہر وقت اور ہر حالت میں خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین فرمائی ؛۔

آج تمام دن زور کی سرد ہوا چلتی رہی۔ اور ترشح بھی ہوا۔ مطلع ابر آلود ہے ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے

رکیا خسوف و کسوف رمضان میں تمہاری آنکھوں کے سامنے نہیں ہوا۔ کیا ستارہ ذوالسنین کے طلوع کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ کیا تمہیں اس ہولناک زلزلہ کی کچھ خبر نہیں۔ جو مسیح کی پیشگوئی کے مطابق ان ہی دنوں میں وقوع میں آیا۔ اور بہت سی بستیوں کو برباد کر گیا۔ اور خبر دی گئی تھی۔ کہ اسی کے متصل مسیح بھی آئے گا؟ کیا تم نے آتھم کی نسبت وُہ نشان نہیں دیکھا۔ جو ہمارے سید و مولےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ جس کی خبر سترہ برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں دی گئی تھی کیا لیکھرام کی نسبت پیشگوئی۔ اب تک تم نے نہیں سُنی؟ کیا کبھی اس سے پہلے کسی نے دیکھا تھا۔ کہ پہلوانوں کی کشتی کی طرح مقابلہ ہو کر اور لاکھوں انسانوں میں شہرت پاکر اور صدہا اشتہارات اور رسائل میں چھپکر ایسا کھلا کھلا نشان ظاہر ہوا ہو۔ جیسا کہ لیکھرام کی نسبت ظاہر ہوا؟ کیا تمہیں اس خدا سے کچھ بھی شرم نہیں آتی جس نے تمہاری تیرھویں صدی کے غم اور صدمے دیکھ کر چودھویں صدی کے آتے ہی تمہاری تائید کی؟ کیا ضرور نہ تھا۔ کہ خدا کے وعدے عین وقت میں پُورے ہوتے؟ بتلاؤ کہ ان سب نشانوں کو دیکھ کر پھر تمہیں کیا ہو گیا؟ کس چیز نے تمہارے دلوں پر مُہر لگا دی؟ اے کج دل قوم۔ خدا تیری ہر ایک تسلی کر سکتا ہے۔ اگر تیرے دل میں صفائی ہو۔ خدا تجھے کھینچ سکتا ہے اگر تو کھینچے جانے کے لئے طیار ہو دیکھو۔ یہ کیسا وقت ہے کیسی ضرورتیں ہیں۔ جو اسلام کو پیش آگئیں۔ کیا تمہارا دل گواہی نہیں دیتا۔ کہ یہ وقت خدا کے رحم کا وقت ہے۔ آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے اور توحید کا مقدمہ حضرت احدیت کی پیشی میں ہے۔ مگر اس زمانہ کے

احمدی خواتین قادیان کی شاندار مالی قربانی

ذیل میں لجنہ اماء اللہ قادیان کی تیسرے سال کی شاندار قربانی کی فہرست اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ وہ جماعتیں یا افراد جنہوں نے اب تک اس قربانی میں حصہ نہیں لیا۔ وہ قادیان کی غریب مگر دل کی امیر خواتین کی مالی قربانی کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کی خاص کوشش کریں۔ اگرچہ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ تاہم شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ ۱۵ فروری تک خط لکھ سکتے ہیں۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ نے جب خواتین قادیان کے چندہ کی فہرست ۵۸۰۷ روپیہ کی حضور کی خدمت میں پیش کی۔ تو حضور نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے تمام خواتین کو جزاکم اللہ احسن الجزا کہا۔

لجنہ قادیان کی پہلے سال کے چندہ کی فہرست ۴۳۲۰ روپے کی تھی۔ دوسرے سال قادیان کی خواتین نے ۵۴۲۰ روپے کی فہرست پیش کی۔ پہلے اور دوسرے سال کی تمام رقم ادا ہو چکی ہے۔ اب تیسرے سال کے لئے ۵۸۰۷ روپے کی شاندار فہرست پیش کی ہے۔ کسی بڑی سے بڑی جماعت کا وعدہ بھی اس رقم کے برابر نہیں دوسری خصوصیت اس کی یہ ہے۔ کہ کسی ایک جماعت نے بھی بحیثیت جماعت اضافہ اس نسبت سے نہیں کیا۔ تیسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ لجنہ کی ممبرات نے اردگرد کے گاؤں میں جا کر وہاں کی خواتین کو تحریک جدید سے واقف کیا۔ چنانچہ ننگل۔ کھارا۔ قادرآباد۔ بھینی اور احمدآباد کی خواتین نے بھی حصہ لیا۔

چونکہ خدا کے فضل سے قادیان کی آبادی وسیع حلقہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر محلہ میں لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اس لئے ذیل میں محلہ وار مجموعی فہرست وعدوں کی دی جاتی ہے۔

نام محلہ	رقم موعودہ	تعداد خواتین	نام محلہ	رقم موعودہ	تعداد خواتین
محلہ دارالمسیح مسجد مبارک	۳۴۵۰	۵۲	محلہ ناصرآباد	۴۸	۶
محلہ دارالرحمت	۸۹۸	۸۷	" دارالسعۃ	۳۶	۷
" دارالفضل	۸۸۱	۸۰	ننگل باغبانان	۱۰۷	۲۱
" دارالعلوم	۳۹۵	۳۲	قادرآباد	۴۶	۹
" دارالانوار	۲۳۷	۱۶	احمدآباد	۲۸	۵
" دارالبرکات	۱۳۹	۱۹	کھارا	۵۰	۱۰
" نور	۴۱۷	۳۴	بھینی	۳۰	۶
" صادق	۱۱۲	۱۰	میزان	۵۸۰۷	۴۰۵
" انصاراللہ	۸۴	۱۱			

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

لدھیانہ میں احرار کی شکست

میاں عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ آف لدھیانہ کو احراری نمائندہ خواجہ محمد یوسف کے ۱۷۰۰ ووٹ کی زیادتی سے فتح حاصل ہوئی۔ صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن اور دیگر احراری کارندوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ میاں صاحب کو مرزائی۔ مرزائی نواز کہا۔ لیکن خاص لدھیانہ میں کم وبیش

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۱۲ فروری ۳۷ء۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور سے ملزمین کی طرف سے پیش ہونے کے لئے تشریف لائے۔ چند گواہان صفائی موجود تھے۔ مگر پولیس کا ریکارڈ کیپر چونکہ آج پھر حاضر نہ ہوا۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ اور مقدمہ ۲۳ تاریخ پر ملتوی ہو گیا ؛

اخبار احمدیہ

ترقی عہدہ:۔ محمد یعقوب خان صاحب ایم۔ بی۔ ای ملٹری ویٹرنری ہسپتال میرٹھ چھاؤنی ۳۰ جنوری ۳۷ء سے ترقی کر کے رسالدار میجر کے عہدہ پر فائز ہو گئے ہیں۔ آئندہ ان کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔ رسالدار میجر محمد یعقوب خان ایم۔ بی۔ ای۔ آئی۔ ڈی۔ سی۔ ملٹری ویٹرنری ہسپتال میرٹھ چھاؤنی

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) میری بیوی سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں خاکسار جان محمد پوسٹ مین قادیان (۲) امتحان میں میری کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار۔ محمد سلیم دارالفضل قادیان (۳) خاکسار کی ہمشیرہ آج کل بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ خاکسار منظور الحق اختر تناب فارم (پشاور) (۴) مخالفین مجھ کو نقصان پہونچانے کی غرض سے شرارت پر آمادہ ہیں۔ احباب ان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد حسین از کلایت زوانہ (۵) مولوی فیروزالدین صاحب جہلمی پرانے بخار اور انتڑیوں کی تکلیف میں بہت عرصہ سے مبتلا ہیں۔ آج کل زیادہ تکلیف ہے۔ اور علاج کے لئے قادیان آئے ہوئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار احسان علی قادیان (۶) بعض معاند شرارت پر آمادہ ہیں۔ احباب ان کی ایذارسانی اور شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حامد علی ہزارہ افغاناں میانوالی

اعلان نکاح:۔ ۲۹ دسمبر ۳۶ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چودہری بشارت حیات خان صاحب خلف چودہری محمد حیات خان صاحب ساکن حافظ آباد کا نکاح عزیزہ بیگم بنت چودہری عبدالقادر خان صاحب ساکن فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ سے بعوض

اعلان قابل توجہ سکرٹریان انجمن ہائے احمدیہ قصباتی و شہری قسمت راولپنڈی

سول ملٹری گزٹ و دیگر اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست کے حق میں صرف ۲۸۳۲ ووٹ گزرے ہیں۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ۲۸۳۲ ووٹوں میں سے احمدی حضرات کے کتنے ووٹ ہیں۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ جملہ سکرٹریان انجمن ہائے احمدیہ قصباتی و شہری قسمت راولپنڈی ازراہ کرم مجھے اپنے حلقہ کے ووٹوں کی تعداد سے جو سید حبیب صاحب کو ملے ہیں مطلع فرمائیں میں بے حد ممنون ہوں گا ؛

خاکسار۔ مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

پنجاب کے "دشمن" احرار

احرار نے جب جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت شروع کی - اور اخلاق و انسانیت کی تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھ کر تہذیب و شرافت کی کھلم کھلا مٹی پلید کرنے لگ گئے - تو ان لوگوں نے جو جماعت احمدیہ سے بغض و عناد رکھتے تھے - اس لئے ان کی پیٹھ ٹھونکنی شروع کر دی - اور ان کو ہر طرح کی امداد دینے لگے - کہ وُہ جماعت احمدیہ کا خاتمہ کر دیں گے - لیکن جو کسی قدر عقل و سمجھ تو رکھتے تھے - مگر جرأت اور دلیری کے جذبہ سے محروم تھے - اور احرار کے سابقہ اعمال سے واقف - انہوں نے اس لئے خاموشی اختیار کر لی - کہ احرار کے مقابلہ میں کوئی حق بات ان کے مونہہ سے نکلی تو وُہ ان کے گلے کا ہار ہو جائیں گے - اور پھر احراری جھاڑ سے ان کے لئے دامن چھڑانا مشکل ہو جائے گا - مگر کچھ ایسے بھی حوصلہ مند اور دُور اندیش تھے - جو بار بار یہ کہنے سے باز نہ رہ سکے - کہ احرار نے جو طریق عمل اختیار کر رکھا ہے - اس سے جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان پہونچے - یا نہ پہونچے دوسرے مسلمانوں کو یقیناً پہونچ جائے گا - جن کی نمائندگی کا احرار کو دعوےٰ ہے - کیونکہ ایک تو جوشیلے نوجوانوں کو وُہ بد اخلاقی اور بد تہذیبی کی مشق کرا کر ان کی زندگیاں خراب کر رہے ہیں - دوسرے احرار اپنی ہر بات اسی طریق سے منانا چاہیں گے - اور اس طرح مسلمانوں پر ایک ایسی مصیبت نازل ہو جائے گی جو سخت نقصان رساں ہوگی ::

مگر اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی گئی - اور اس خطرہ سے جس کے متعلق قبل از وقت اطلاع ہو چکی تھی - بچنے کی کوئی مؤثر صُورت اختیار نہ کی گئی - حتےٰ کہ وُہ وقت آ گیا - کہ احرار فے الواقعہ مسلمانوں کے لئے بہُت بڑی مصیبت بن گئے - اور بنتے جا رہے ہیں - احرار نے جماعت احمدیہ کی مخالفت اس لئے نہ شروع کی تھی - کہ انہیں اسلام سے کوئی محبت تھی - مذہب سے دلچسپی تھی - اور حفاظت اسلام ان کے مدنظر تھی - کیونکہ جماعت احمدیہ آج نہیں پیدا ہوئی تھی - بلکہ قریباً نصف صدی اس کے قیام پر گزر چکی ہے - اس عرصہ میں یہ لوگ کہاں رہے - اگر ان کے نزدیک جماعت احمدیہ اسلام کی بیخ کنی کر رہی تھی - اور وُہ اسلام کے محافظ اور نگہبان تھے - دراصل ان کے مدنظر ایک ہنگامہ برپا کر کے عوام کی امداد اور ہمدردی حاصل کرنا تھی - تاکہ اسے اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کر سکیں - لیکن عام لوگوں پر جب ان کی فریب کاریوں - غداریوں اور اسلام فروشیوں کا راز کھل گیا! اور انہوں نے احرار کو مونہہ لگانا چھوڑ دیا - ان کے پیٹ بھرنے سے ہاتھ کھینچ لئے ان کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے - اس پر احرار نے اپنے تمام حربوں کا رُخ انہی لوگوں کی طرف پھیر دیا - جن کے بل بوتے پر وُہ اچھل کُود رہے تھے - جن کے راہ نما ہونے کے مدعی تھے - اور ان کو اپنی فتنہ پردازیوں - فساد آرائیوں اور بد زبانیوں کا نشانہ بنانے لگ گئے - اور اب حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ احرار کے سب سے بڑے حامی اور مددگار بھی انہیں "دشمن پنجاب" قرار دے کر ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں

چنانچہ اخبار "زمیندار" (۱۰ - فروری) اسی عنوان کے ماتحت لکھتا ہے :-

"سیالکوٹ اور جلال پور جٹاں کے واقعات کچھ کم افسوسناک نہ تھے - کہ امرتسر میں ڈاکٹر کچلو کے جلوس پر احراریوں نے حملہ کر دیا - اور انسانوں کے اس ہجوم عظیم میں ابتری اور پریشانی پیدا کرنے کے لئے اینٹوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا - اس سے پہلے بھی بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں مواقع پر احراری حضرات فساد انگیزی کے مظاہرے کرتے رہے ہیں وُہ شائد سمجھ چکے ہیں - کہ متاعِ قیادت کی واپسی کا انحصار مفسدانہ حرکات پر ہے جب سے تحریک مسجد شہید گنج عالم وجود میں آئی ہے - زعمائے احرار کے دماغ ان خیالات و نظریات سے محروم ہو گئے ہیں - جن کا اظہار مدبرانہ استدلال سے ہو سکتا ہے - بلکہ ان کی ذہنیت میں وُہ باتیں سما چکی ہیں - جو لاٹھی - اینٹ - پتھر اور گالی گلوچ کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں سچ پوچھیئے تو مجلس احرار تعلیم یافتہ اور امن پسند حضرات کی تائید و حمایت سے محروم ہو کر ان لوگوں کا سہارا ڈھونڈ رہی ہے - جن کے قول و عمل سے شریفانہ اوصاف کوسوں دُور بھاگتے ہیں - اگر یہی صورتِ حال رہی - تو پنجاب کا دامن شرافت روز بروز داغدار ہوتا چلا جائیگا لیڈروں کی جگہ فسادی میدان قیادت میں آ جائیں گے - اور مدلل تقریروں کی جگہ گالی گلوچ اور خشت باری کا مظاہرہ کیا جائے گا"

ان حالات کو پیش نظر رکھکر اگرچہ "زمیندار" نے احرار کو تنبیہ کرتے ہُوئے لکھا ہے - کہ "ایک دن آئے گا جب ان کے تار خواہش پر رقص فساد کرنے والے انہی کے پیچھے پڑ جائیں گے کیونکہ جو لوگ انسانیت و شرافت کی حدیں توڑ سکتے ہیں - ان سے یہ توقع نہیں ہو سکتی - کہ وُہ زندگی بھر احرار ہی کے وفادار رہیں گے - ممکن ہے - کہ ان کو خدمات کا صلہ ان کی توقع کے مطابق نہ ملے - اور وُہ احرار کی کھوپڑیوں کو بھی اینٹوں اور لاٹھیوں کی نشانہ گاہ بنانے پر اُتر آئیں"!

لیکن یہ بات احرار کے لئے قطعاً بے اثر ہے - اس وقت تک کئی جگہ ان کے زعماء کو ان کے عقیدت مند ہی کافی سرزنش کر چکے ہیں - بھری مجلسوں میں ان کی قمیضیں اور شلواریں تک پھاڑ چکے ہیں - اور رُو در رُو گندی گالیاں سُنا چکے ہیں - لیکن باوجُود اس کے احرار کا جوشِ شرارت بڑھتا ہی جا رہا ہے - ان حالات میں ایک ہی علاج ہے - جس کی طرف "زمیندار" نے بھی اشارہ کیا ہے - وُہ کیا جائے - چنانچہ "زمیندار" نے لکھا ہے :-

"ہم قوم کے مقتدر افراد کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں - اگر اسلامیانِ پنجاب اخلاقی زوال کے سب سے آخری مرحلے پر نہیں پہونچ چکے تو انہیں ایمانی و اسلامی جُرأت سے کام لیتے ہُوئے اس فتنے کا سر کُچل دینا چاہیئے - جو ان کی مجلسی شرافت کے لئے مستقل خطرہ بن چکا ہے - ورنہ اس امر کا اعلان کر دینا چاہیئے - کہ پنجاب کے مُسلمان اخلاق باختہ لوگوں کی اطاعت قبول کرنے کو تیار ہیں"!

فے الواقعہ اب معاملہ اس حد تک پہونچ چکا ہے - کہ شرفاء پنجاب اس فتنہ کا سر کچل کر رکھدیں - جو احرار کے وجود میں رُونما ہے - اور جو اہل پنجاب کی مجلسی شرافت کے لئے مستقل خطرہ بن چکا ہے - ورنہ وُہ اعلان کریں یا نہ کریں - نتیجہ یہی ہوگا - کہ پنجاب کے مُسلمان اخلاق باختہ لوگوں کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور کوئی شریف انسان اپنی عزت محفوظ نہ رکھ سکے گا - اب بھی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے - کہ احرار مردانہ جلسوں اور جلوسوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کے علاوہ زنانہ اجتماعوں کو بھی اپنی شرارتوں سے ملوث کرنے لگ گئے ہیں - چنانچہ حال میں لاہور کے زنانہ الیکشن کے دوران میں انہوں نے جو حرکات کیں اور جن کی بنا پر مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ نے ان کے غنڈاپن کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی - قابل غور ہیں ::

مولوی محمد علی صاحب کو "واجب الاطاعت لیڈر" بنانے کی سعی ناکام

"خلاف الوصیت" "بہت خطرناک" اور "ناممکن الحصول" چیز کے لئے جدوجہد

—— ۱ ——

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے چند ایک ساتھی مذہبی عقائد اور اعمال میں جلد جلد تبدیلیوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ بکثرت ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ کل جس عمل کی مذمت کرنے میں ان کا سارا زور صرف ہو رہا تھا۔ آج اسی کو اپنانے اور اس کی خوبیوں کا اعلان کرنے پر ان کی ساری جدوجہد وقف ہے ۱۹۱۴ء میں جب جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خلیفۃ المسیح الثانیؓ منتخب کیا۔ اور خدا تعالےٰ نے مومنوں کو اس مقدس ہاتھ پر جمع کر دیا۔ تو مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے خلافت احمدیہ کے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ شخصی خلافت کے خطرات و نقصانات بتانے میں دن رات ایک کر دیا۔ تا لوگ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی خلافت کو تسلیم نہ کریں۔ لیکن آج قریباً تیئس برس کے بعد۔ ناکامیوں اور نامرادیوں کے بعد ٹھوکریں کھانے اور زمانہ کے تھپیڑوں کا نشانہ بننے کے بعد وہ سب اسی نقطہ پر اکٹھے ہونے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ جس میں جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتے رہے ہیں۔ یعنے جماعت کا انتظام۔ وحدت یکجہتی اور ترقی و عروج ایک ہاتھ پر جمع ہونے میں ہی ہے۔ بجز ایک واجب الاطاعت امام کے کوئی جماعت جماعت ہی نہیں۔ محض بے ترتیب اور غیر منظم افراد کا مجموعہ ہے۔ جو ہرگز بام رفعت پر نہیں پہونچ سکتا۔ اولین مسلمانوں اور جماعت احمدیہ میں خلافت کے نقطۂ مرکزی کی یہی حقیقت ہے۔ مگر ہمارے غیر مبایع دوست برسوں اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرنے کے بعد آج اعتراف صداقت پر مجبور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح ۷ فروری میں "اطاعت امیر۔ راز حیات" کے عنوان کے ماتحت شائع ہونے والا مقالہ افتتاحیہ ہمارے مندرجہ بالا دعوے کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

—— ۲ ——

مضمون نگار "مرکزی وجود" کو مسلمانوں کی ترقی کے لئے لازمی قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:۔ "صحابہ کرام یا دیگر امم کی اولوالعزمیوں پر نگاہ دوڑاؤ۔ کہ وہ تمام ایک مرکزی وجود کی بدولت اور زیر قیادت آگے بڑھے ورنہ قرآن پاک آج بھی موجود ہے۔ اس کے مطالب کی تشریح بھی واضح۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نبی کریم صلعم کا اسوۂ حسنہ بھی موجود۔ مگر مسلمان پھر بھی تشتت و افتراق۔ ذلت و مسکنت کا شکار۔ سبب ایک ہی ہے۔ جماعتی زندگی کا فقدان جو واجب الاطاعت امیر کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے"۔

بالفاظ دیگر یہ کہ قرآن مجید کے تراجم اور سیرت نبویہ کے متعلق کتابیں شائع کر دینا جن پر مولوی محمد علی صاحب کو بڑا ناز ہے۔ عبث۔ بے سود اور بے اثر ہے۔ اس سے مسلمانوں کی ترقی ناممکن ہے۔ اس طرح وہ تشتت و افتراق۔ ذلت و مسکنت کا شکار ہونے سے قطعاً نہیں بچ سکتے۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ ایک مرکزی وجود کی جو واجب الاطاعت ہو۔ جیسا کہ صحابہ کرام کے زمانہ میں تھا۔ گویا قرآن مجید کا انگریزی یا جرمنی زبان میں ترجمہ کر دینا اور کمیشن لے کر اس کی اشاعت کرنا ایسا کارنامہ نہیں۔ جس پر کسی معقولیت پسند مسلمان کو لاف مارنے کی گنجائش ہو۔ جبکہ مسلمان پہلے کی طرح ہی تشتت و افتراق۔ ذلت و مسکنت کا شکار ہیں۔ اور ان میں جماعتی زندگی کا فقدان بدستور موجود ہے۔

—— ۳ ——

مرکزی وجود یا بالفاظ دیگر خلیفہ کی ضرورت کہ اسلام نے نبوت کے بعد خلافت کا ہی منصب مسلمانوں کو ایک سلک میں منسلک رکھنے والا قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق پیغام صلح کے مضمون کے مندرجہ ذیل اقتباسات بڑی دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔

(۱) "اتحاد عمل مرکزیت اور اطاعت امیر کے بغیر وہم و گمان کے سوا کچھ نہیں ..... صحیح جماعتی زندگی اور عروج تاوقتیکہ تمام افراد ایک جذبہ۔ نظام اور لیڈر کے ماتحت سرگرم نہ ہوں۔ خیال باطل ہے"۔

(۲) "ضروری ہے۔ کہ ایک مرکزی شخصیت موجود ہو۔ جس کا ہر حکم اس قانون کے ماتحت واجب التعمیل ہو اور کوئی فرد جماعت اس کی بجا آوری میں چون و چرا نہ کرے۔ اس امارت کی بہترین مثال زمانہ امارت ابوبکرؓ و عمرؓ ہے۔ وہ قرآن کے تابع تھے۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی ان کے احکام سے سرمو انحراف کر سکے"۔

(۳) "فرمایا یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے مسلمانو! اللہ اس کے رسول اور اپنے امیر وقت کی اطاعت کرو۔ یہاں امیر کو نائب رسول ظاہر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی ہر وقت جماعت کے سر پر امیر کے وجود کو لابد اور ضروری قرار دیا ہے۔ اور اسے صاحب حکم فرمایا ہے۔ جس کی اطاعت قرآن و سنت کی روشنی میں ویسے ہی ہو جیسے اللہ اور اس کے رسول صلعم کی"۔

(۴) "یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو سب بلاحیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں کیونکہ عمل میں حجت و تکرار سستیم قاتل ہے"۔

(۵) "جب تک عنان ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن من دھن کی قربانی کی بیعت نہ کی ہو مستقل اور پائندہ ترقی محال ہے"۔

—— ۴ ——

یہ اقتباسات بالکل واضح ہیں۔ ان میں ایک مرکزی شخصیت کی جس کا ہر حکم واجب التعمیل ہو۔ اور جس کی اطاعت سے سرمو انحراف جائز نہ ہو۔ ضرورت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ہاں ایسا وجود نائب رسول ہوگا۔ اس کی ویسی ہی اطاعت ضروری ہے۔ جیسی کہ خدا اور اس کے رسول کی۔ سب جماعت کو اس کے اشارہ پر حرکت اور اس کے ہر حکم پر بلاحیل و حجت عمل کرنا چاہیئے ہاں اس کے ہاتھ پر سب جماعت کو "تن من دھن قربان کرنے کی حقیقی بیعت" کرنی ضروری ہے۔ یہ مرکزی شخصیت ویسی ہی ہوگی جیسے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما تھے۔

میں سمجھتا ہوں شخصی خلافت کی ضرورت کے اثبات کے لئے یہ بہترین اقتباسات ہیں۔ اور یقیناً اسلام کا یہی منشاء ہے۔ کہ اسلامی جماعت ایک واجب الاطاعت خلیفہ کے ماتحت ہو۔ اور اس کی پوری پوری اطاعت کرے۔ مسلمانوں کی ترقی کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد بھی اپنے تذکرہ میں اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ یہ مرکزی شخصیت اسلام میں بجز خلیفہ کوئی نہیں ہو سکتی اور خود مضمون نویس کو بھی حضرت ابوبکر۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی مثال ہی مل سکی۔ جو خلیفہ تھے۔

غالباً مضمون نگار صاحب اپنے ساتھیوں کے ڈر سے یا ذاتی شرمندگی کے باعث خلیفہ کی بجائے "واجب الاطاعت امیر" کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ تاہم خوشی کی بات ہے۔ کہ "پیغام صلح" میں تئیس ۲۳ سالہ اختلافی مسئلہ یعنی جماعت احمدیہ میں شخصی خلافت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور صاف لکھدیا ہے۔ کہ ایسی مرکزی شخصیت کے بغیر اسلام۔ اور مسلمانوں کی ترقی محال ہے۔ اور افتراق اور انشقاق سے محفوظ رہنا ناممکن۔

چونکہ مضمون لکھنے والے صاحب جناب مولوی محمد علی صاحب کے خاص ہمراز ہیں۔ اس لئے قرین قیاس یہی ہے کہ انہی کے اشارہ سے یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ اور اب تئیس ۲۳ برس تک جماعت احمدیہ میں شخصی خلافت کے خلاف ناکام مخالفت کرنے کے بعد آپ کو "واجب الاطاعت امیر" بننے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ آپ اب "نائب رسول" بن کر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی طرح اپنے "احکام کی بلاحیل وحجت" اور بغیر کسی قسم کی چون وچرا کے تعمیل کرانا چاہتے ہیں۔ اور تمام غیر مبایعین سے عملی طور پر "تن من دھن کی قربانی کی بیعت" لے کر ان کو اپنے اشاروں پر حرکت کرانا چاہتے ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفیق خاص کا یہ مدعا ہر فقرہ میں عریاں نظر آتا ہے۔ مگر مضمون کے اخیر پر "افرادِ قوم سے التجا" کرتے ہوئے تو انہوں نے صاف کہدیا ہے:-

"جماعتی زندگی واجب الاطاعت امیر کے بغیر بے معنی بات ہے۔ پس آؤ حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد کی تکمیل میں اپنا وظیفۂ حیات جانیں"

گویا یہ ساری تمہید۔ اس قدر ایچا پیچایاں محض مولوی محمد علی صاحب کو "واجب الاطاعت امیر" یا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح کا خلیفہ منوانے کے لئے کی گئی ہیں"

―― ۵ ――

مگر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی یہ خواہش پوری ہو۔ وہ اور ان کے رفقاء عرصہ سے اس قسم کی خلافت یا امارت کو "پیر پرستی" کہہ کر اس سے نفرت دلاتے آئے ہیں۔ اور شخصی خلافت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "الوصیت" کے صریح خلاف بتلاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے۔ بنا بریں ہمیں یقین ہے۔ کہ مولوی صاحب کی یہ خواہش تشنۂ تکمیل رہے گی۔ اور قرآن مجید تو پہلے ہی فرما چکا ہے۔ وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا۔ ہاں یہ بات ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ خود مولوی صاحب کے رفیق خاص نے بھی اس خدشہ کو محسوس کیا ہے اسی لئے تو لکھا ہے:-

"بظاہر ایسے امیر کا تسلیم کرنا طبع کو ناگوار گزرتا ہے۔ خودسر انسان ناک بھوں چڑھاتے ہیں کہ اس میں پیر پرستی اور شخصی غلامی کا رنگ جھلکتا ہے (جیسا کہ اکابر پیغام نے سیدنا حضرت محمود کی خلافت کے وقت کیا۔ اور کہا۔) مگر یہ قلتِ تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ ہے" (پیغام ۷۔ فروری ۱۹۳۷ء)

الحمدللہ کہ آج اپنی مصلحت کے ماتحت اہلِ پیغام کو ایسے امیر کے تسلیم کرنے کو "پیر پرستی" اور "شخصی غلامی" قرار دینے والے کے قلتِ تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ قرار دینا پڑا۔ ؎

آنچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

اگر اب بھی "افرادِ قوم" جناب مولوی محمد علی صاحب کو ایسا امیر یا "خلیفۃ المسیح" مان کر بیعت نہ کریں۔ بلکہ خود سر بن کر ناک بھوں چڑھاتے رہیں تو یہ ان کے پرسنل اسسٹنٹ کی ظاہری و باطنی کوشش کے اکارت جانے کا ثبوت ہوگا۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ پرسنل اسسٹنٹ صاحب نے مولوی صاحب کے "کاتم السر" ہونے کی حیثیت سے پرائیویٹ خطوط میں آپ کو "خلیفۃ المسیح" لکھنے کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔

―― ۶ ――

ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ کہ غیر مبایعین مولوی صاحب کو "واجب الاطاعت امیر" مان کر ان کی بیعت کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ ان کا اندرونی معاملہ ہے۔ لیکن ہم آج کے مضمون میں صرف یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب پس پردہ بیٹھ کر جس شخصی امارت کی طرف اب بلا رہے ہیں۔ وہ مارچ ۱۹۱۴ء سے لیکر آج تک شجر ممنوعہ تھی۔ یہ مولوی صاحب ہی خوب بتا سکتے ہیں۔ کہ آج تک شخصی امارت ناروا اور مہلک چیز تھی۔ تو آج کیوں جائز۔ نفع رساں اور ضروری چیز بن گئی۔ بہرحال "پیغام صلح" جلد اول کے مندرجہ ذیل اقتباسات قابل توجہ ہیں:-

۱۔ "حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریریں اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے بعد کسی **فردِ واحد خلیفہ** کی اطاعت کو ضروری قرار نہیں دیا۔ بلکہ اصلی جانشین اور ساری قوم کا اصلی مطاع ایک انجمن کو قرار دیا ہے۔ . . . . . ہمیشہ کے لئے **اکیلے شخص کو مطاع** مان لینے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت اور آپ کی کھلی کھلی تحریروں اور آپ کے عمل کی کلیتہً تردید لازم آتی ہے"۔ (ضمیمہ پیغام صلح ۲/ اپریل ۱۹۱۴ء)

۲۔ "بعض امور ایسے ہوتے ہیں۔ کہ بطور نفل ان کا کر لینا انہیں ہمیشہ کے لئے فرض نہیں بنا دیتا۔ اور جب تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ خلافت کا سلسلہ صرف چند روزہ ہوتا ہے۔ تو کس طرح یہ امر قابل تسلیم ہے۔ کہ اگر ایک شخص (مولوی محمد علی صاحب کی اس سے مراد حضرت سیدنا و مولانا نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے) کی بیعت کر لی۔ تو اب آئندہ **بھی کرتے جاؤ**!" (〃)

۳۔ "حضرت صاحب نے کہاں حکم دیا اور کہاں وصیت میں لکھا ہے۔ کہ ضرور **ایک ہی خلیفہ ہوگا**۔ جس کے ہاتھ پر کل احمدی بیعت کریں گے"۔ (〃)

۴۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور تھے۔ اگر انہوں نے غلطی کی ہے تو اس پر ہم کو رہنے دو۔ میں یقیناً عرض کرتا ہوں۔ کہ ان کا یہ خیال ہرگز نہ تھا کہ **کوئی ایک خلیفہ ہو**"۔ (۱۳/ مارچ ۱۹۱۴ء)

۵۔ "اب جبکہ ایک **فردِ واحد** پر سب **قوم جمع نہیں ہو سکتی**۔ یہ لازمی ہو گیا ہے کہ ہم وصیت پر پورے طور پر کاربند ہوں"۔ (〃)

۶۔ "کیا ایک شخص کی رائے بہتوں کی رائے کے برابر ہو سکتی ہے۔ **شخصیت کے خطرات** سے دنیا کافی طور پر آگاہ ہو چکی ہے **اور اب اس کی طرف نہ آویگی**"۔ (〃)

۷۔ "اب آئندہ کے واسطے اس سلسلۂ **خلافت کا رواج** دینا ہی ایک بہت **خطرناک ہے**"۔ (پیغام ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

۸۔ بزرگانِ سلسلۂ احمدیہ کے ذکر پر لکھا ہے:-
"اب وہ پچیس سال کے نوعمر جوان کے غلام ہیں۔ ان کی رائے وغیرہ کچھ بھی باقی نہیں۔ کیونکہ وہ موجودہ خلیفہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کامل اطاعت کی بیعت کر چکے ہیں۔ پس وہ ایک گونہ ایک بچے کے دائمی غلام بن گئے"۔ (پیغام ۱۶۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

گویا "کامل اطاعت" کی بیعت دائمی غلامی ہے۔ اندریں صورت "تن من دھن کی قربانی کی بیعت" کا نام ہمارے غیر مبایع دوستوں کے نزدیک کیا ہوگا؟

۹۔ "دوست مذکور نے کہا۔ میرے نزدیک بیعت لینے کی اس لئے ضرورت ہے، کہ تا وہ تمام احمدی جو آپ کے ہاتھ پر اکٹھے ہوں۔ آپ کا حکم مثل حضرت مسیح موعود کے حکم کے قبول کریں۔ اور **ہر طرح اس کو واجب التعمیل یقین کریں**۔ اس کا جواب حضرت امیر (مولوی محمد علی صاحب) نے یہ دیا۔ کہ **یہ غلطی ہے**"۔ (۴/ جون ۱۹۱۴ء)

۱۰۔ "آج حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے چھ سال بعد جماعت کا دسواں حصہ بھی سوائے مسیح موعود کے کسی ایک شخص پر جمع نہیں ہو سکتا۔ تو آئندہ کیا حال ہوگا۔ **ناممکن الحصول باتوں کو پیش کر کے** جماعت میں تفرقہ ڈالنا دور اندیشی کا کام نہیں"۔ (۲۸۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

(۱۱) "کیا یہ خدا کا ارشاد ہے کہ سلسلہ احمدی بالضرور ہمیشہ ایک ہی خلیفہ کے ماتحت رہے گا۔ جو ایسا خیال کرتا ہے وہ نادان اور بے وقوف ہے۔ اس لئے وہ راہ اختیار کرو جس سے خلافت باعث مصیبت نہ ہو" (۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء)

ناظرین کرام! ان بیانات سے واضح ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں رئیس اہل پیغام کے نزدیک فرد واحد خلیفہ کی اطاعت نہ صرف ضروری نہ تھی بلکہ اس سے الوصیت باطل ٹھہرتی تھی۔ اور ایک ہی خلیفہ مانتے چلے جانا قابل تسلیم نہ تھا۔ شخصی خلافت ناممکن بلکہ خطرناک تھی۔ کامل اطاعت کی بیعت دائمی غلامی تھی۔ امیر کا بیعت لینا اور اپنے حکم کو واجب التعمیل بتانا غلطی تھی ہمیشہ ایک ہی خلیفہ کے ماتحت سلسلہ کو جاننے والا نادان اور بے وقوف تھا

اگر ان اقتباسات کا پیغام صلح ۲ فروری کے تازہ مضمون کے مندرجہ بالا اقتباسات سے مقابلہ کیا جائے۔ تو صریح تناقض نظر آئیگا۔ غالباً اپنی "قوم" میں کوئی وقعت باقی نہ رہنے کی وجہ سے جناب مولوی محمد علی صاحب کا نظریہ بدل گیا ہے۔ اب چونکہ وہ خود شخصی امارت کے امیدوار بن رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو "افراد قوم" میں واجب الاطاعت امیر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اپنے سابقہ خیالات کے خلاف کہہ رہے ہیں اور جماعت کی ساری ترقیات کا انحصار مرکزی وجود یعنے واجب الاطاعت امیر پر قرار دے رہے ہیں۔ جس پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا بائیس سالہ تجربہ اور ترقیات بہترین شاہد ہیں کاش ہمارے غیر مبائع دوستوں میں سے سنجیدہ اصحاب غور فرمائیں۔ کہ جب انہیں لاہور میں بھی مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر ماننا پڑے گا۔ تو کیا بہتر نہیں۔ کہ وہ قادیان۔ خدا کے رسول کے تخت گاہ میں خدا کے مقدس مسیح کے حسن و احسان میں نظیر سیدنا محمود کو خلیفہ برحق مان کر خدا کو راضی کریں۔ اور ذاتی عداوتوں سے کنارہ کش ہو کر سچائی کی قربان گاہ پر قربان ہو جائیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

تبلیغ احمدیت بیرون ہند

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ

کی

مختصر تبلیغی رپورٹ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء

(گذشتہ سے پیوستہ)

تقسیم لٹریچر

علاوہ رسالہ سواحلی کی اشاعت کے اس عرصہ میں معززین میں اسلامی اصول کی فلاسفی۔ تحفہ شہزادہ ویلز وغیرہ کتب تقسیم کی گئیں۔ اخبار Sunrise کے پرچے بعض معزز لوگوں کو مطالعہ کے لئے بھیجے گئے۔

تبلیغی لیکچر

بعض افریقین اصحاب کو خطبات جمعہ میں تبلیغ کرنے کا عمدہ موقعہ مل جاتا ہے۔ نئے احمدیوں کی تربیت کا کام بھی خطبات سے لیا جاتا ہے شیخ صالح صاحب افریقن احمدی باقاعدہ ہر جمعہ کو تقریر کرتے اور احمدیت کے متعلق مسائل کو عام فہم پیرایہ میں افریقین کو سمجھاتے ہیں:

درس و تدریس کا سلسلہ

درس قرآن کریم کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ دوران درس میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب بھی حسب موقعہ دیا جاتا ہے تذکرہ و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس بھی دیا جاتا ہے۔ محمد شریف صاحب سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کرتے ہیں۔

قیدیوں کی تعلیم و تربیت

میں اس عرصہ میں بعض مصروفیات کی وجہ سے قیدیوں کی تعلیم کے لئے صرف ایک دفعہ جا سکا۔ اور افریقن قیدیوں کو نماز کے اوقات۔ رکعات کلمہ تشہد وغیرہ امور سکھائے گئے

مدرسہ احمدیہ ٹبورا

مدرسہ احمدیہ ٹبورا جو دو ماہ سے دینی تعلیم کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور اٹھ تک پہونچ چکی ہے۔ لڑکوں کی زیادتی کے پیش نظر تین فریق بنا دیئے گئے ہیں۔ اور ہر ایک فریق الگ الگ استاد کے سپرد کر دیا ہے۔ فریق اول جو معلم ناجم ابن سالم احمدی کے پاس ہے۔ اور کسی قدر بڑی عمر کے لڑکے اس فریق میں ہیں۔ انہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن حصہ اول ختم کر لیا ہے۔ فریق ثانی نے قاعدہ کے ابتدائی صفحات اور تیسرے فریق نے جو زکریا کے سپرد ہے حروف تہجی کی شناخت کر لی ہے۔ معلم ناجم کے اس عرصہ میں چند دنوں بیمار رہنے کی وجہ سے مجھے دیگر مصروفیات کے علاوہ یہ کام بھی کرنا پڑا۔ قاعدہ یسرنا القرآن کے علاوہ لڑکوں کو کلمہ تشہد سورۂ اخلاص۔ سورۂ فاتحہ اور کسی قدر التحیات یاد کرایا گیا۔

آنریبل ڈائرکٹر صاحب آف ایجوکیشن نے ۱۲ر دسمبر کو مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ لڑکوں کی صفائی وغیرہ کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ قاعدہ یسرنا القرآن کے پڑھائے جانے کے متعلق صاحب موصوف کو بتایا گیا۔ کہ مذہب اسلام کی بنیاد خدا تعالیٰ کے کلام قرآن مجید پر ہے۔ اور قرآن مجید چونکہ عربی زبان میں ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ عربی حروف اور قواعد قرآن سے لڑکوں کو آگاہ کیا جائے:

احمدیہ مسلم سکول کے افتتاح کی تیاری

احمدیہ مسلم سکول ٹبورا جس میں لڑکوں کو محکمہ تعلیم کے مقرر کردہ نصاب کے مطابق تعلیم دی جائے گی۔ اور جس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے گذشتہ دو ماہ سے کوشش کی جا رہی تھی۔ منظوری کی اطلاع آ چکی ہے۔ اس کا نئے سال سے افتتاح کر رہا ہوں۔

ہفتہ وار اجتماعات

جماعت کے ہفتہ وار اجتماع باقاعدہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں چار اجلاس ہوئے اور ہر اجلاس میں بعض ضروری و اہم امور کے متعلق غور کیا گیا۔ آخری اجتماع میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ متعلقہ تحریک جدید سنایا گیا۔ دوستوں نے پانچ سو دس شلنگ کے وعدے کئے۔

عید الفطر کے موقعہ پر شاندار اجتماع

تقریب عید الفطر ٹبورا میں ۱۶ دسمبر کو منائی گئی۔ عید کی نماز پڑھنے کے لئے احمدیہ دار التبلیغ کے کمرے عورتوں کے لئے مخصوص کر دیئے گئے تھے۔ اور وسیع صحن میں مردوں کے لئے انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہاں عید الفطر کی نماز کے لئے چھ سو اشخاص کا اجتماع ہو گیا۔ خطبہ عید خاکسار نے پہلے اردو میں پھر عربی میں اسلامی تقاریب کی حقیقت اور حقیقی عید کن لوگوں کے لئے ہوتی ہے کے موضوع پر پڑھا جس میں بوضاحت بتایا گیا۔ کہ حقیقی عید صرف ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی باتوں کو مانتے اور اسکے فرستادوں کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اور اپنے قلوب کو نور ایمان سے منور کر لیتے ہیں۔ اس زمانہ کے مامور خدا تعالیٰ کے نبی حضرت احمد علیہ السلام کا ماننا تکمیل ایمان کے لئے ازبس ضروری ہے۔ تقریب عید کی خوشی میں مدرسہ احمدیہ کے تمام بچوں کو کپڑے تیار کرا کر جماعت کی طرف سے دیئے گئے:

اُلَایَہ بستی میں تبلیغ

۲۶ر دسمبر کو خاکسار برادرم محمد لیسین صاحب سیکرٹری تبلیغ اور برادرم ناجم ابن سالم کی معیت میں اُلَایَہ (ALAIA) بستی میں بغرض تبلیغ گیا۔ اور مذہب اسلام کے موضوع پر عربی زبان میں تقریر کی جس کا ترجمہ سواحلی میں ناجم ابن سالم ساتھ کے ساتھ کرتے گئے۔ خدا کے فضل سے لوگ تقریر سنکر بہت خوش ہوئے۔

نیروبی وائرلیس سٹیشن سے براڈکاسٹ

الایہ سے شام کے قریب واپس بٹولا پہنچے۔ سوا سات بجے شب نیروبی وائرلیس سٹیشن سے ملک احمد حسین صاحب نے تقریر براڈکاسٹ کرنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جن دوستوں کے ہاں ریڈیو سیٹ تھے۔ انہیں قبل از وقت اطلاع کردی گئی تھی۔ حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات تلاوت کرنے کے بعد تقریر براڈکاسٹ کی جس میں احمدیوں کے جذبات کی ترجمانی کی۔ اس موقعہ پر جناب شاہ صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان پر جمع ہونے والے بھائیوں سے جو تحریک کی۔ وہ نہایت ہی ضروری اور ازبس لازمی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس زمانہ کی ایجادات کو حقیقۃً مومنوں کے استعمال کیلئے منصۂ شہود پر لایا ہے۔ اور ان سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے اگر قادیان میں براڈکاسٹنگ سٹیشن قائم کردیا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے روح پرور اور حیات بخش خطبات و تحریکات اور تقاریر دور دراز کے احمدی آپ کی زبان مبارک سے سن سکیں گے۔ بلکہ اس طرح جماعت کی صحیح رنگ میں تربیت ہوسکے گی۔ نیز مرکز و خلافت سے ایک گہرا تعلق قائم ہوجائے گا۔ کیونکہ فوری طور پر تحریکات جماعتوں میں اس طرح سے پہنچکر جلد سے جلد عملی قدم اٹھانے کے لئے جماعتیں اپنے آپ کو تیار کرسکیں گی۔

مکرم شاہ صاحب کے بعد ملک احمد حسین صاحب نے تقریر کی۔ جس میں قادیان کی برکات کا ذکر تھا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں مشرقی افریقہ کے احمدیوں کی طرف سے السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کا ہدیہ اور دعا کی درخواست پیش کی گئی۔ اور جلسہ سالانہ پر قادیان میں جمع ہونے والے ہزارہا شمع احمدیت کے پروانوں تک السلام علیکم پہنچایا گیا۔

اس سلسلہ میں ملک احمد حسین صاحب کی مساعی قابل تعریف ہیں۔ میں قارئین الفضل سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اُس مُلک میں احمدیت کی اشاعت کے لئے دعا فرمائیں

نو مبائعین

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس عرصہ میں سات اشخاص داخل احمدیت ہوئے۔ جن میں سے تین ہندوستانی ہیں۔ ان میں سے چوہدری احمد علی صاحب جو کہ یوگنڈا میں سائیکلوں کی تجارت کرتے ہیں۔ ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے اب کی مرتبہ مجھے BOMBO جانے کا موقع ملا۔ تو انہوں نے عام مجمع میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔ مگر بیعت ابھی تک نہیں کی تھی۔ اب خدا تعالےٰ کی توفیق سے بیعت کی درخواست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں انہوں نے بھیج دی ہے۔

۲۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ مسٹر محمد لیسین صاحب پڑھی لکھی اور سمجھدار خاتون ہیں۔

۳۔ بابا بلندا ولد میاں حیات محمدؐ صاحب ان کے علاوہ اور چار افریقی ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

۴۔ عبداللہ ولد سلطان

۵۔ یوسف

۶۔ حمیس بن عبدالرحمٰن

۷۔ حمیس بن بکری

اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

طالب دعا۔ شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

طعام واحد

خدائے احد مستغنی ہے کھانے سے بے پرواہ ہے پینے سے۔ اس نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ تا وہ اور اس کے فرزند جمیع صفات الٰہیہ سے متصف ہوکر بام رفعت پر پہنچ جائیں۔ معیار اخلاق و انسانیت یہی ہے۔ کہ انسان بتدریج مصبغ بصبغۃ اللہ ہو۔ سو ضروری تھا کہ بشر اکل و شرب کا محتاج ہوتے ہوئے ایسے راستے پر ڈالا جاتا۔ کہ اگر اس کا جسم بتقاضائے بشریت کھانے کی طرف مضطر ہو تو اسکی روح اس کا دل جو عرشِ الٰہی بننے کی اہلیت رکھتا ہے طعام سے بیزار ہو یہی وجہ ہے۔ کہ ابوالبشر آدم و حوا کو لاتقربا کا حکم دیا گیا۔ کہ تمہیں کھانے پینے میں آزادی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک پابندی بھی ہے۔ خوراک کے معاملہ میں بعض قیود سے مقید ہوتے ہوئے تم منازل ترقی طے کرسکتے ہو۔ ورنہ تم اپنے آپ کو مصائب و آلام کا شکار بنا لوگے۔ اور قرب الٰہی سے مہجوری کا الم انگیز سانحہ پیش آئیگا۔ چنانچہ جب ان سے خاکلا کی غلطی سرزد ہوئی۔ تو فوراً سواٰت کا ظہور ہوا۔ اور انہیں اس بات کا اچھی طرح تجربہ ہوگیا۔ کہ کھانے میں ایک خاص پابندی سترِ عورات مغفرتِ ذنوب کا مکمل نسخہ ہے۔ اور اس معاملہ میں بے قیدی رفع درجات انسانی کیلئے سمِ قاتل کا حکم رکھتی ہے بلکہ سخط مولا پر منتج ہے۔ اور اس کا علاج بشرطیکہ فضل الٰہی عنایت خداوندی دستگیری کرے۔ استغفار و انابت تضرع و ابتہال کی موت کے بغیر اور کوئی نہیں حضرت آدمؑ یہ صحیح تجربہ اپنی نسل کیلئے چھوڑ گئے۔ مگر بڑی بڑی قوموں اور بڑے بڑے لشکروں کے لئے یہ مقام خطرناک ثابت ہوا۔ مثلاً جب بنی اسرائیل مصری تمدن میں رہکر تنوعِ اطعمہ و اشربہ کے عادی ہوکر آرام طلب اور عیش پسند بن گئے۔ گناہوں میں ملوّث گرفتار ہوگئے۔ تو خدائے یعقوبؑ نے چاہا کہ ان کو گندگیوں سے پاک کرکے اپنے قرب کے قابل بنا دے۔ اس لئے اپنے ایک مقدس بندے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ جنہوں نے شہری عیاشانہ معاشرت سے دور دشت و صحرا جنگل و بیابان کی سادہ بے تکلف معیشت کا پروگرام ان کے سامنے رکھا۔ ناقدر بنی اسرائیل غذاء طیّب ہواء لطیف کو ٹھکرا کرلن نصبر کی مکروہ آواز نکالتے ہوئے من و سلویٰ غذاء خیر سے نفرت اور غذا ادنےٰ ماکولات و مشروبات کی بوقلمونی سے الفت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس استبدال کا جو نتیجہ ہوا۔ ظاہر ہے۔ ذلت و مسکنت فلاکت و ادبار غضبِ غفار کتنا بھیانک کتنا خطرناک انجام ہوا۔ طعام و شراب میں ایک قید سے مقید نہ رہنے کا پھر ذرا لشکر طالوت کا حال پڑھئے۔ کیا ان کی ظفرمندی ان کا تقرب ایزدی اس شرط سے مشروط نہیں تھا۔ کہ وہ پیاسے ہوتے ہوئے شُرب میں محتاط رہیں۔ چلو بھر سے متجاوز نہ ہوں۔ اکثروں نے خیال کیا۔ بھلا ایک حلال طیب کیلئے پابندی کا کیا مطلب۔ بے تحاشا پانی پی لیا اور شکار حرمان و خزلان ہوگئے۔ جنہوں نے رائے سلطان کو مقدم رکھا نفس وحشی کو لگام صبر سے قابو کیا۔ فتح و ظفر کی کلید انہیں کو سونپی گئی۔

اب دورِ خسروی میں صاحبِ دوران شیخ الزمان جنکو "یا دم اسکن انت و زوجک الجنۃ" کہا گیا۔ آپ کی جماعت کو لسم یطعمہ کا حکم دیا گیا ہے۔ پس ہم پر فرض ہے کہ واقعات ماضیہ سے عبرت حاصل کریں۔ مظہر الحق والعلا مظہر الحکیم علیہ فضل اللہ الکریم کی حکیمانہ سکیم کو قدر کی نگاہوں سے دیکھیں۔ شجر ممنوع اطعمہ کثیرہ کے قریب نہ جائیں۔ اور شیطان کو شکست فاش دیں۔ من و سلوےٰ پر قانع رہیں۔ ادنےٰ کو الوداع اور خیر کا استقبال کرتے ہوئے عزت و غناء رحمت مولا فضل خدا کے وارث بنیں۔

خاکسار عبدالواحد آف کشمیر مولوی فاضل رکن مجلس انصار "سلطان القلم"

موجودہ زمانہ ہر لحاظ سے روحانی مصلح مطالبہ کر رہا ہے

آسماں بار دنشاں - الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیقِ من استادہ اند

فی زمانناسیاسیات - اقتصادیات تہذیب اور اخلاقیات کی حالت ایک روحانی مصلح کی ضرورت ظاہر کر رہی ہے اور جس پہلو سے بھی غور کرتے ہیں - ان میں ایک نمایاں انحطاط نظر آتا ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی - سیاست و اخلاق اور اقتصادیات کی تباہ حالی اور بربادی جو قریباً ہر ملک و قوم میں نمایاں ہے - ایسے اظہر من الشمس نقائص اور خامیوں کی وجہ سے منصہ شہود پر آتی ہے - جو روحانی اندھوں کو بھی واضح طور پر نظر آ رہی ہیں - اور ان سے ایک مصلح کی ضرورت کا اعتراف کرا رہی ہیں -

چنانچہ نامور مورخ اور ماہر اقتصادیات مسٹر ایچ جی ویلز نے لنڈن سکول آف اکنامکس میں ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا - "ہم ایک ایسی تہذیب میں رہتے ہیں - جو بسرعت پاش پاش ہو رہی ہے . . . . زمانہ نوح کی طرح ہمیں بھی اس ویرانہ میں ایک کشتی بنانی چاہیئے"

اسی تباہ حالی پر تبصرہ کرتے ہوئے پوپ نے ایک موقعہ پر کہا - "طوفان نوح کے بعد شاید یہ شدید ترین نازک وقت ہے - جس کا اثر ہمہ گیر ہے - گذشتہ تباہ کاریاں ایک یا دوسری قوم تک محدود رہتیں - لیکن اب تمام بنی نوع انسان ان مالی و اقتصادی آزمائشوں کے ایسی بری طرح شکار ہیں - کہ خواہ وہ کتنی بھی سعی کریں - ان سے نجات حاصل نہیں کر سکتے - کوئی حکومت - کوئی مجلس اور کوئی خاندان ایسا نہیں جو کسی نہ کسی صورت میں کم و بیش ان تلاطم خیز امواج سے متاثر نہیں ہوا"

ڈیوک آف ونڈسر نے اس زمانہ میں جب کہ وہ پرنس آف ویلز تھے - ایک تقریب پر البرٹ ہال میں نوجوانان برطانیہ کے نمائندوں سے خطاب کے دوران میں کہا - "ہم ہر ملک میں وسیع الاثر آفات اور پیچیدگیاں دیکھتے ہیں"

لنڈن میں مسٹر لائڈ جارج نے جو کبھی سلطنت برطانیہ کے وزیر اعظم تھے ایک تقریر کے دوران میں کہا - "اقوام عالم شدت برودت کے باعث ٹھٹھر رہی ہیں - جب تک کہ اس کا کوئی علاج دریافت نہ کیا جائے - اور جب تک زمانہ کی ان مصائب سے مقابلہ کے لئے ہمت اور جرأت سے راہنمائی نہ کی جائے - ان سے نجات حاصل کرنا ناممکن ہے - ان خبروں کی بنا پر جو مجھے ہر ملک سے آ رہی ہیں - مجھے یقین ہے - کہ لوگ راہنمائی قبول کرنے کے لئے ہر طرح آمادہ ہیں - کل ہی میں ایک دوست سے ملا - جو ابھی جنیوا سے آ رہا ہے جہاں پر کہ وہ قریباً دنیا کے ہر ملک سے مزدوروں اور سرمایہ داروں کے نمائندوں کی مجالس میں بیٹھتا رہا ہے - اس نے کہا کہ اس نے جس سے بھی گفتگو کی - اسے ناامید اور مایوس ہی پایا"

جانی اور مالی نقصانات

جنگ عظیم میں ایک کروڑ اشخاص ہلاک ہوئے - اگر وہ طلوع آفتاب سے غروب شمس تک پانچ پانچ اشخاص کی صفیں بنا کر کسی مقام سے گزرنا شروع کرتے - تو تمام اس کے سامنے سے بانوے دن میں گزر سکتے ان کے علاوہ ایک کروڑ تیس لاکھ ایسے اشخاص تھے جو یا تو زخمی ہوئے یا مفقود الخبر ایک کروڑ پناہ گزینوں کے علاوہ ۹۰ لاکھ ایسے بچے بھی تھے - جو جنگ کی وجہ سے یتیم ہو گئے - دوران جنگ میں جانوں کا روزانہ اتلاف ۱۴ ہزار ۵ سو پچاس تھا - اور اخراجات کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے - کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر آج تک ۳ ہزار ۱۰ سو پونڈ فی گھنٹہ خرچ کئے جائیں - تب کہیں اتنی رقم بنتی ہے جتنی کہ دوران جنگ میں صرف ہوئی -

اقتصادیات

جنگ کے معاً بعد ابنائے عالم کو مالی تنگی کا احساس نہ ہوا - لیکن اس کے کچھ ہی عرصہ بعد آسٹریا نے شدت سے مالی تنگی محسوس کی - جرمنی نے جسے فاتح اقوام نے بری طرح کچل کے رکھ دیا تھا - محسوس کیا کہ اس میں قرض ادا کرنے اور تاوان دینے کی سکت نہیں - ایسی رقوم ادا کرنے کے لئے اس کے پاس ایک ہی ذریعہ تھا - کہ وہ اپنی تجارت کو فروغ دیتا - لیکن فاتح اقوام نے ایسی قیود عاید کر دی تھیں - جن کی وجہ سے وہ اپنی مصنوعات ممالک غیر میں نہیں بھجوا سکتا تھا - جرمنی کی کمر ٹوٹ گئی - تب فاتح اقوام نے جو جرمنی پر امید لگائے بیٹھی تھیں - فاقہ کشی سے بچنے کے لئے قرض لینا شروع کر دیا - ان حالات کے پیش نظر برطانیہ کے بنکوں سے لوگوں نے روپیہ نکلوا لیا - اور اسے امریکہ سے بہت سی رقوم قرض لینا پڑیں - جنہیں برطانیہ ادا نہ کر سکا - اس وجہ سے امریکہ مفلس ہو گیا - جس کے نتیجہ میں ۱۹۲۶ء میں صرف امریکہ میں ۴ ہزار بنک ٹوٹ گئے - اس وقت لامحالہ نہ صرف یوروپین اور امریکن قوموں کو بلکہ دنیا کی ہر قوم کو مالی اور اقتصادی تباہی کا سامنا ہوا - جس کے اثرات بد سے اب تک نجات حاصل نہیں کی جا سکی -

اس تباہی کے باعث مفلسین پر بہت ہی ناگوار اثر پڑا - جنگ کے ایام میں جمع کیا ہوا کچھ روپیہ ان کے پاس تھا - کچھ اس روپیہ سے اور کچھ آئندہ روپیہ کی امید پر انہوں نے ضروریات زندگی مہیا کر لیں - لیکن جب تھوڑے ہی عرصہ بعد روپیہ کی تحصیل ان کے لئے ناممکن ہو گئی - تو انہیں ان خرید کردہ اشیاء کی باقی ماندہ قیمت ادا کرنا دوبھر ہو گیا - اطراف و اکناف عالم سے بے روزگاری کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور ایک ابتری پھیل گئی -

اس صورت حال پر سر آر تھر سالٹر نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا - "اب یہ معاملہ بہت ہی نازک صورت اختیار کئے ہوئے ہے - اس کے اثر بد سے کوئی بھی ملک مستثنیٰ نہیں - اقتصادی بدحالی نے مالی مشکلات کے باعث ہر خطہ ارض میں افلاس پیدا کر دیا ہے - ہر نیا اخبار قسمت کی ایک نئی چوٹ کے سلسلہ غیر متناہی کی خبر لاتا ہے - ایک مصیبت کا ذکر لبوں پر ہی ہوتا ہے - کہ ایک اور آفت سروں پر منڈلانا شروع کر دیتی ہے" ابکوری

ان اندوہگین حالات پر غور و فکر اور ان سے نجات حاصل کرنے کے ذرائع سوچنے کے لئے مجالس شوریٰ منعقد کی گئیں - لیکن لاحاصل - اس لئے کہ ان میں کبھی ان آفات کی اصل وجہ پر غور نہ کیا گیا -

سیاسیات

سیاسیین عالم تنگ ظرفی کے باعث محض اپنی اقوام کی اصلاح و بہبودی ہی مقصود اور منتہا نے نظر قرار دے رہے ہیں - اسی لئے ہم تحفظات ملکی کے ساتھ مختلف ممالک سے یہ صدا سنتے ہیں - کہ جاپان جاپانیوں کے لئے ہے - چین چینیوں کے لئے اور جرمنی جرمنوں کے لئے وعلیٰ ہذا القیاس ان کا خیال ہے - کہ اگر تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود مقصود قرار دیدی جائے تو ان کی اپنی قوم منازل ارتقاء طے کرنے سے قاصر رہے گی - لیکن اسلام ہمیں عالمگیر اخوت کا سبق دیتا ہے - اس لئے کہ ماحول کے اثرات سے ہر شے متاثر ہوتی ہے - ذلت و ادبار میں گری ہوئی ہمسایہ قومیں ترقی خواہ اقوام کے منازل ارتقاء طے کرنے میں ضرور حارج ہوتی ہیں - اس اثر بد سے محفوظ رہنے کے لئے یہی بہتر ہے - کہ ہمسایہ اقوام کی بہبودی بھی مقصود بنائی جائے - اسلام نے اگر عربوں کی ترقی کے لئے بعض قوانین اور ذرائع مرتب کئے تو انہی ذرائع اور قوانین کا اطلاق دیگر ممالک میں بھی کیا - تا اس نعمت سے سبھی یکساں طور پر مستفید ہوں - اور اسی اصل میں اسلامی مساوات کا راز پنہاں ہے آج ہر ہر قدم پر ہمیں جنگ کے خطرات نظر آتے ہیں - جن کی وجہ یہی ہے - کہ ہر قوم اپنی ہی بہبود کو منتہائے نظر یقین کرتی ہے

اگر جاپانیوں کو خیال پیدا ہوا۔ کہ ان کا چھوٹا سا ملک اتنی آبادی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ تو انہوں نے محض اپنی قوم کی بہبودی کو مد نظر رکھتے ہوئے چین پر حملہ کر دیا۔ تا اپنی قوم کو بسانے کے لئے انہیں ایک اور علاقہ مل جائے۔ لیکن انہوں نے اس امر کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ کہ چینی بھی تو انسان ہیں۔ ان کے رہنے کے لئے بھی تو جگہ چاہیئے۔ خانماں برباد چینیوں کا کیا حشر ہوگا۔ اٹلی کے لوگوں کو خیال پیدا ہوا۔ کہ اٹلی محدود ہونے کی وجہ سے ان کی تمنائے ارتقا کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ تب محض اپنے لئے نیا میدانِ عمل تلاش کرنے کے لئے انہوں نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی۔ جو اچانک نحیف ابی سینیا پر جا پڑی۔ اور طاقتور نے ناتواں کو جا دبوچا۔

اِسی جذبۂ قومیت کی وجہ سے آج یہ قوم دوسری قوم کو تباہ کر کے اس کی جگہ پر متمکن ہو رہی ہے۔ لیکن یہ جذبہ سراسر خلاف انسانیت ہے۔ اسلام میں ہندوستانی۔ جاپانی چینی اور جرمن ہونے کا امتیاز نہیں رہتا۔ اور جہاں تک عام معاملات کا تعلق ہے۔ اسلام غیر مسلموں کو بھی وہی مراعات دیتا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ہیں۔

آج جاپان و چین کی جھڑپیں اٹلی اور جرمنی کا روس سے برسر پرخاش ہونا۔ برطانیہ کا چین جیسی رہتا سہتی کا دو حصوں میں منقسم ہو جانا۔ اور آپس میں کٹ مرنا اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے زمانہ کے مصلح کو نہ پہچانا اور اسے قبول نہ کیا۔

اخلاقیات

دور کیوں جائیں۔ موجودہ اقوام عالم کی پست اخلاقی کا یہ ثبوت کیا کم ہے۔ کہ جب کوئی قوم چاروں طرف سے مصائب کے گھٹا ٹوپ بادلوں میں گھر جاتی ہے۔ تو وہ چند عہد و پیمان کر لیتی ہے۔ لیکن جونہی کہ وہ سر اٹھانے کے قابل ہوتی ہے۔ مواعید و مواثیق کو یکسر فراموش کر کے ان کے ایفاء کی اخلاقی ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کر لیتی ہے۔ مواثیق ورسیلز جن کے ایفاء کا جرمنی نے کبھی عہد کیا تھا۔ آج ان سے منحرف ہے اٹلی نے جمعیت اقوام کی رکنیت قبول کر کے ان تمام مواعید کے ایفاء کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ جو جمعیۃ اقوام سے اس نے کئے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد ہوا و ہوس کے پیشِ نظر ان کی پرِ پشہ پرواہ نہ کرتے ہوئے اس نے حبشہ پر حملہ کر دیا۔ اگر اٹلی کے لوگوں کو عہد کا ذرہ بھر پاس ہوتا۔ تو وہ مسولینی کو حبشہ پر حملہ کی اجازت نہ دیتے۔ غرض یوروپین اقوام اخلاق کی بھیانک تصویر پیش کر رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا ایک مصلح ربانی کی محتاج ہے۔ وہ مصلح آیا۔ دنیا نے اسے درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ لیکن خدا زور آور حملوں سے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کر رہا ہے۔

آفات سماویہ و ارضیہ

مندرجہ بالا مصائب و مشکلات اور تباہ حالیوں کے علاوہ ابنائے زمانہ کو جن آفات سماویہ و ارضیہ کا سامنا ہوا ان کی نظیر صدیوں تک نہیں ملتی۔ یہ آفات ان پیشگوئیوں کے ماتحت نازل ہوئیں۔ جو انبیاءِ گزشتہ نے بیان کیں۔ اور غافل ابنائے زمانہ کو بیدار کر رہی ہیں تا وہ ان تباہ حالیوں اور تباہیوں سے بچنے کی فکر کریں۔ ان مصائب و آفات کے ہجوم کی وجہ پر غور کریں۔ اور اس مصلح ربانی کو شناخت کریں۔ جس کی طرف متوجہ کرنے اور جس کی ضرورت کا احساس پیدا کرنے کے لئے یہ سب کچھ وقوع پذیر ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے وقت کے قرب کا نقشہ انجیل میں ذیل کے الفاظ میں کھینچا گیا ہے۔

"ساتویں نے اپنا پیالہ ہوا پر الٹا۔ اور مقدس کے تخت کی طرف سے بڑے زور سے یہ آواز آئی۔ کہ ہو چکا پھر بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں۔ اور ایک ایسا بڑا بھونچال آیا۔ کہ جب سے انسان زمین پر پیدا ہوئے ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا۔ اور اس

بڑے شہر کے تین ٹکڑے ہو گئے - اور قوموں کے شہر گر گئے - اور بڑے شہر بابل کی خدا کے ہاں یاد ہوئی۔ تاکہ اسے اپنے غضب کی مے کا جام پلائے - اور ہر ایک ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا - اور پہاڑوں کا پتہ نہ لگا - اور آسمان سے آدمیوں پر من من بھر اولے گرے ۔"

(مکاشفہ باب ۱۶ آیت ۱۷ تا ۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
"جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی دینی تھی۔ وہ نشان ظہور میں آ چکے ہیں اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ زمین نشان ظاہر کر رہی ہے۔ اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب نہ بند رہیں۔"
(ضرورت الامام صفحہ ۴۳)

ہاں وہ نشان آئے۔ اور انہوں نے سوتوں کو جگایا۔ زمین ہلی۔ پہاڑ ٹوٹے اور "من من بھر کے بڑے بڑے" ٹکڑے غافلوں کے سر پر گرے۔ بجلیاں کوندیں آوازیں آئیں اور گرجیں پیدا ہوئیں۔ لیکن بدقسمت اقوام سوتی رہیں۔ ان آفات کی رفتار اب تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ذیل میں توضیح کی غرض سے ان زلازل کی جو اول صدی عیسوی سے انیسویں صدی تک آئے۔ جان ملن ڈی ایس سی کی مرتب کردہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو برٹش ایسوسی ایشن نے شائع کی ہے

صدی	تعداد زلازل	صدی	تعداد زلازل
۱	۱۵	۱۰	۲۲
۲	۱۱	۱۱	۵۴
۳	۱۸	۱۲	۸۴
		۱۳	۱۱۵
۴	۱۴	۱۴	۱۳۷
۵	۱۵	۱۵	۱۷۴
۶	۱۳	۱۶	۲۵۳
۷	۱۷	۱۷	۳۷۸
۸	۳۵	۱۸	۶۴۰
۹	۵۹	۱۹	۲۱۱۹

اس فہرست سے ظاہر ہے کہ ابتدائی صدیوں میں ایسے زلازل کی تعداد بہت کم تھی۔ جو کسی مالی یا جانی نقصان کا باعث ہوئے۔ لیکن بتدریج بعد کی صدیوں میں ایسے زلازل میں اضافہ ہو گیا۔ حتیٰ کہ اول صدی کے ۵ لاکھ بالمقابل اٹھارویں صدی میں ۶۴۰ زلازل آئے۔ لیکن انیسویں صدی میں جس کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہونا تھا۔ زلزلوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ اس صدی میں ۲۱۱۹ زلزلے آئے۔ جو بالبداہت اس امر کی دلیل ہیں۔ کہ ان کی کثرت میں ایک راز پنہاں ہے۔

پھر اگر ہم "تاریخ کے بڑے بڑے زلازل" کی فہرس پر نظر ڈالیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ۳۶ء سے ۱۸۷۵ء تک آٹھ صدیوں میں ۶۲ خطرناک زلازل آئے۔ لیکن ۱۸۷۵ء سے ۱۹۲۳ء تک کے پچاس سال کے قلیل عرصہ میں ایسے ۲۸ زلازل آئے ان میں سے ۱۸ زلازل ۱۹۰۵ء کے بعد وقوع پذیر ہوئے۔ گویا ۱۸ سال میں ۱۸ زلازل اور ہر سال ایک شدید زلزلہ ان کے مقابل پر ۳۶ء سے ۱۹۰۴ء تک ۸۶۶ سال میں کل ۴۴ زلزلے آئے۔ گویا ہر ۲۰ سال میں ایک۔

ان دو فہرستوں میں تضاد نظر آتا ہے لیکن ممکن ہے ایک مورخ کے نزدیک ایک زلزلہ خطرناک ہو۔ لیکن دوسرے مورخ کے نزدیک اتنی زیادہ اہمیت نہ رکھتا ہو۔ اور وہ اسے خطرناک زلازل میں شمار نہ کرتا ہو ان خطرناک بڑے بڑے زلازل کے علاوہ اگر ہم معمولی زلازل پر غور کریں تب بھی اس امر کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کی ابتدا میں زلازل کی غیر معمولی کثرت ہے جو گذشتہ صدیوں کی تواریخ میں نہیں ملتی۔

اٹلی ۱۸۹۱ سے ۱۹۲۰ تک ۴۹۵۴
جاپان ۱۸۸۵ سے ۱۸۹۲ تک ۸۵۳۱
برطانیہ ۱۸۸۹ سے ۱۹۱۶ تک ۳۶۶

ان اعداد سے بالصراحت واضح ہے۔ کہ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کی ابتداء میں زلازل کی کثرت کسی خاص امر کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور وہ امر یہی ہے کہ اس زمانہ کے متعلق ایسے زلازل اور خطرناک تباہیوں کی آمد کی پیشگوئیاں ہیں۔ جو مسیح موعود کے ظہور پر دال ہیں۔

زلازل سے نقصانات

۱۹۰۸ء میں میسینیا میں ایک زلزلہ آیا جس میں ایک لاکھ نفوس یعنی اس علاقہ کی ۵۰ فیصدی آبادی تباہ ہو گئی۔ چین کے کانسو صوبہ میں ۱۹۲۰ء میں زلزلہ آیا جس نے ایک لاکھ ۲۰ ہزار نفوس تباہ کر دیئے یکم ستمبر ۱۹۲۳ء کو جاپان میں ایک زلزلہ آیا۔

جو کہ ایک لاکھ چھبیس ہزار چھ سو ترانوے اشخاص کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ اس کے تین سال بعد ۱۹۲۶ء میں یوکوہاما اور ٹوکیو وغیرہ میں زلزلہ آیا جس میں چونتیس لاکھ چار ہزار آٹھ سو اٹھانوے اشخاص تباہ ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں بلقان ایک خطرناک زلزلے کا شکار رہا۔ ۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۱ء میں نیوزی لینڈ میں شدید زلزلے آئے اور ۱۹۳۴ء کے زلزلہ بہار اور ۱۹۳۵ء کے زلزلہ کوئٹہ کی داستانیں ابھی ہمارے لبوں پر ہی تھیں کہ حال میں امریکہ سے سان سالویڈر کے زلزلہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس میں بہت سے شہر تباہ ہو گئے۔

مسٹر آرتھر الیس میکسویل انہی حالات سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں۔

"نہ صرف اقوام سخت کرب کی حالت میں ہیں بلکہ خود زمین کسی شدید درد کی وجہ سے اعضاء شکنی کی تکلیف میں ہے۔ فی الواقعہ ساری مخلوق اس پرشور ساعت میں مضطرب نظر آ رہی ہے۔ گویا کہ انسانی غم واندوہ کے بوجھ تلے کراہ رہی ہے"۔

"قدرت کی طرف سے ایک عظیم مصیبت کے بعد دوسری عظیم مصیبت نازل ہوتی چلی جاتی ہے۔ زلازل۔ پہاڑوں سے آتش باری خطرناک امواج بحر چکر دار ہوا اور جھکڑ سے ماضی قریب میں ہم اچھی طرح آشنا ہو چکے ہیں۔ قریباً ہر روز اخبارات کسی تازہ آفت کی اطلاع دیتے ہیں۔ جو خطرناک طور پر اتلاف نفوس کا باعث ہوتی ہے۔ جیسے کہ سر آرتھر سالٹر نے کہا ہے خطوط قسمت کے لامتناہی سلسلۂ صدمات و آفات کی اطلاع دیتے ہیں۔ ایک آفت کے متعلق ابھی گفتگو ختم ہونے نہیں پاتی۔ کہ دوسری مصیبت آ پڑتی ہے"۔ (دس مائنٹی آور صفحہ ۱۴۱)

خاکسار محبوب عالم خالد بی۔ اے۔ آنرز۔ رکن انصار "سلطان القلم"۔ قادیان۔

وصیتیں

نمبر ۴۷۱۹ میں مریم زوجہ محمد اسماعیل ولد منشی ہاشم علی صاحب قوم ارائیں عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن سنور ڈاکخانہ سنور ضلع پٹیالہ صوبہ ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت طلائی زیور چھ تولے ہے۔ اور مہر پانچسو روپے ہے۔ اور اس کے علاوہ اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنے زیور اور مہر کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ۔ اس کے علاوہ میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی میں اپنی زندگی میں اس وصیت کے ادا کرنے کی کوشش کرونگی اور جو میں اپنی زندگی میں اس میں سے ادا کر دونگی وہ وصیت مذکورہ میں سے مجرا ہو جائیگا۔

العبد مریم زوجہ محمد اسماعیل ولد منشی ہاشم علی صاحب ساکن سنور نشان انگوٹھا مریم۔

گواہ شد۔ ماسٹر مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۸/۱/۳۷

گواہ شد۔ مختار احمد ولد محمد اسماعیل بقلم خود پسر موصیہ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۷ء

نمبر ۴۷۱۷ میں ممتاز بیگم بیوہ سید انعام اللہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۳۷ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد۔ میرا زیور تقریباً چار صد روپیہ کا ہے۔ اور میری ماہوار آمدنی پچاس روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر میری آمد یا زیور میں اضافہ ہوا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہو گی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ میں ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی اس وقت اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہو گی۔ اگر میں مذکورہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید لے لوں۔ تو وہ باقی جائداد سے منہا سمجھا جائیگا۔ فقط۔

العبد۔ ممتاز بیگم موصیہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۷ء

گواہ شد۔ محمد احمد خان۔

گواہ شد۔ مرزا منیر احمد۔

نمبر ۴۷۱۸ مسمات بلقیس بیگم زوجہ عبدالغفور قوم قریش پیشہ زمینداری وملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۲۹ء ساکن تمر گہ ڈاکخانہ مانسہرہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت جائداد فقط وہ رقم مہر ہے۔ جو کہ خاوند سے ملنا ہے۔ جو کہ مبلغ -/۶۰۰ چھ صد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ماسوا اس کے میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ المرقوم ۲۵ اپریل ۱۹۳۶ء

العبد بلقیس بیگم بقلم خود

گواہ شد۔ حکیم نظام جان جیٹھ موصیہ بقلم خود

گواہ شد۔ عبدالغفور خاوند موصیہ بقلم خود

نمبر ۴۷۱۶ میں ہاجرہ زوجہ بابو ننھے خان (کرامت اللہ) قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن پٹیالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل خاص ضلع خاص۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔

(۲) زیور کل ۲۹ تولہ سونا قیمت اندازاً -/۹۰۰ نوصد روپیہ

(۳) نقد -/۵۰۰ روپیہ (قادیان دارالامان میں مکان تعمیر کرانے کیلئے)

(۴) مہر -/۳۵۰ روپیہ بذمہ خاوند

کل -/۱۷۵۰ روپیہ کے ۱/۹ (نویں) حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد: ہاجرہ بقلم خود

گواہ شد: ننھے خان (کرامت اللہ) خاوند موصیہ

گواہ شد۔ عبدالغنی احمدی۔ لاہوری دروازہ انبالہ شہر۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۱۱ فروری۔ جھنگ کے عام حلقہ انتخاب سے چوہدری چھوٹو رام کامیاب ہو گئے چوہدری صاحب کو اپنے کانگرسی حریف کے مقابلے میں ۵۹۴۱ ووٹ زیادہ ملے۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملاغہ میں خوراک کی قلت کی وجہ سے سخت قحط پڑنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ ۳ لاکھ کی عام آبادی کے علاوہ شہر میں ڈیڑھ لاکھ ایسے آدمی بھی موجود تھے۔ جو ارد گرد کے علاقہ سے وہاں پناہ گزین تھے۔ برطانوی قونصل اس کوشش میں ہے۔ کہ قحط زدگان کی امداد کے لئے برطانوی جہازوں سے امداد لی جائے۔

کھڑک پور ۱۱ فروری۔ ریلوے حکام سے سمجھوتہ ہونے پر کل رات ہزارہا ہڑتالی کام پر واپس آگئے۔ اور آج بھی آرہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ آج ملک معظم نے سر جارج کننگھم کو جو شمال مغربی سرحدی صوبہ کے گورنر مقرر ہوئے ہیں۔ شرف باریابی دیا۔ اور کے۔ سی۔ ایس آئی کا خطاب دیا

قاہرہ ۱۱ فروری۔ امید ہے اس سال شاہ فاروق والی مصر حج کے لئے جائینگے اور ممکن ہے کہ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر بھی حج کے لئے ساتھ جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ آج اسمبلی میں غیر سرکاری بلوں پر بحث ہوئی سردار سنت سنگھ نے گزشتہ موقعہ پر اپنی تحریک پیش کی تھی کہ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۶ء میں ترمیم کے متعلق ان کا مسودہ قانون مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے۔ آج اس پر بحث ہوئی۔ جب سردار سنت سنگھ نے اپنے بل کے متعلق مختلف صوبوں سے موصول شدہ آراء کا حوالہ دیتے ہوئے پنجاب ہائیکورٹ کا ذکر کیا۔ تو سر ہنری کریک اور سردار سنت سنگھ کے درمیان جھڑپ ہو گئی استصواب آراء پر بل ۷۴ آراء کی کثرت سے گر گیا۔

ادیلا ۱۱ فروری۔ باغیوں نے بلنیتیا جانے والی سڑک کے جن مقامات پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کو چھیننے کے لئے سرکاری فوجوں نے ٹینک اور توپ خانے کے ساتھ تین سخت حملے کئے۔ لیکن ان کو شدید نقصانات کے ساتھ پسپا ہونا پڑا۔

قاہرہ ۱۱ فروری۔ جرمن سفیر متعینہ قاہرہ نے ایک نوٹس کے ذریعہ جرمن باشندگان مقیم مصر کو اطلاع دی ہے۔ کہ ریشتاغ کے جدید قانون کے ماتحت بیرون ملک میں مقیم جرمن باشندوں کو جبری بھرتی کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔ وہ جرمن جو ۱۹۱۷ء میں پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں جنگ میں شامل ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہوگا۔

روما ۱۱ فروری۔ تسخیر ملاغہ میں اطالوی فوجوں کی شرکت کی تردید کی جارہی ہے لیکن یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ ممکن ہے غیر سرکاری اطالوی رضاکاروں نے جنگ میں حصہ لیا ہو۔ قبضہ ملاغہ کی خبر ملنے پر یہاں علی الاعلان تمام حلقوں میں خوشی منائی گئی

قاہرہ ۱۱ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصر اور فلسطین کی سرحدات پر اس غرض سے خفیہ انتظامات ہو رہے ہیں کہ وہاں برطانوی سپاہیوں کو متعین کیا جا سکے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مصر کی تمام سرحدات پر برطانوی فوج متعین کر دی گئی ہے اطالوی مقبوضات اور لیبیا کی سرحدات اور فلسطین کی حدود پر برطانوی فوجیں بکثرت موجود ہیں۔

ویلنشیا ۱۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے مجلس وزراء نے جبری فوجی بھرتی کا قانون نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کابینہ نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ تسخیر ملاغہ کی بڑی وجہ یہ ہوئی ہے کہ اطالوی بحری بیڑہ نے باغیوں کے بیڑہ سے تعاون کیا۔ آغاز جنگ کے وقت دو اطالوی جنگی جہاز ساحل کے قریب اس صورت میں گشت کر رہے تھے۔ کہ سرکاری جہاز سکار تھیجنا ملاغہ کی بندرگاہ میں نہ پہنچ سکے

دہلی ۱۱ فروری۔ فرانسیسی علاقہ پانڈی چری کی سرحد پر ناجائز تجارت کے انسداد کے لئے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے ۲۰۰۴۸۲ روپے کی منظوری دیدی ہے

اس بجٹ میں یہ امر واضح کیا گیا ہے۔ کہ اس علاقہ میں سرحدوں کی پیچیدہ صورت حالات کے باعث ناجائز تجارت کے انسداد میں دشواریاں درپیش آتی ہیں۔ اور برطانی ہند میں محصولات کے اضافہ کے باعث ان مشکلات میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ اسمبلی میں مسٹر لال چند نول رائے نے تجویز پیش کی۔ کہ قانون اسلحہ کی ترمیمی بل کو مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ تمام صوبوں میں کرپان لے جانے کی اجازت ہو۔ مسٹر بیج ناتھ بجوریا اور سردار سنت سنگھ نے مسودہ قانون کی تائید کی۔ سر محمد یعقوب نے تجویز پیش کی کہ کرپانوں اور تلواروں کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا جائے۔ اور اس امر پر زور دیا کہ جن صوبوں میں بلالائسنس کرپانیں رکھنے کی اجازت ہے۔ وہاں تلواروں کی بھی اجازت ہونی چاہئیے۔ کرپانوں کو محض اس لئے مستثنیٰ قرار دینا نہیں چاہئیے کہ وہ ایک مذہبی نشان ہیں۔ اور حکومت مداخلت نہیں کر سکتی۔ حکومت ایسے معاملات میں مداخلت کرتی ہے۔ مثلاً مسلمانوں کو ہر جگہ قربانی کرنے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ مذہبی حق ہے۔ بحث ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ کہ اجلاس اگلے روز پر ملتوی ہو گیا

لنڈن ۱۱ فروری۔ پارلیمنٹ کے حزب العمال نے کل اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر کو حکومت کی طرف سے پنشن دینے کی ہر تحریک کی مخالفت کی جائے۔

لاہور ۱۱ فروری لاہور شہر کے عام حلقہ سے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کانگرسی نے ۱۲۳۸۳ ووٹ حاصل کئے۔ اور ان کے حریف رام جوایا کپور صرف ۱۷۶۱ ووٹ حاصل کر سکے۔ ان کے دوسرے حریفوں کو بھی بہت کم ووٹ ملے جن کی وجہ سے ان تمام کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں اب تک ڈاکٹر گوپی چند نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔

لاہور ۱۱ فروری۔ پنجاب اسمبلی کی ۱۷۵ نشستوں میں سے ۱۶۲ کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اس وقت تک مختلف پارٹیوں کی پوزیشن حسب ذیل ہے۔ یونینسٹ ۸۲۔ ہندو الیکشن بورڈ ۱۲۔ کانگرس ۲۵۔ انڈیپنڈنٹ ۳۴ مسلم لیگ ۲۔ احرار ۲ کانگرس نیشنلسٹ ۱۔ خالصہ نیشنل ۱۲ اتحاد ملت ۲۔

امرت سر ۱۰ فروری۔ کل کانگرس کمیٹی امرت سر کے جنرل اجلاس میں شریک ہونے کے لئے جاتے ہوئے مسٹر محمد حسین پر چوک فوارہ میں چند اشخاص نے تیز دھار والے ہتھیار سے وار کر کے زخمی کر دیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ لے کر زیر دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند عدالتی چارہ جوئی کی جائے گی۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ سر ریجنالڈ کریڈک سابق لفٹنٹ گورنر برما جو کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ انتقال کر گئے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۱ فروری۔ سرحد کونسل کے صدر خان بہادر عبدالرحیم کو نواب آف ٹونک کے برادر خورد محمد سعید کے مقابلہ میں ۱۰۰ ووٹوں سے شکست ہوئی ہے

امرت سر ۱۱ فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۸ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۴ آنے تک کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے۔ روئی ۱۶ روپے سونا دیسی ۳۴ روپے ۶ آنے ۴ پائی چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے

جالندہر ۱۱ فروری۔ جالندہر کے محکمہ زراعت نے زراعتی فارم جالندہر میں زراعتی ہفتہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا آغاز ۱۰ مارچ سے ہوگا۔

پیرس ۱۱ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے اس فیصلہ کو کہ جرمنی کی کھوئی ہوئی نوآبادیات واپس لی جائیں عملی جامہ پہنانے نہیں دیا جائے گا۔ اگر جرمنی نے اس سلسلہ میں جنگ کا ارادہ کیا۔ تو اس صورت میں فرانس اور دوسری سلطنتیں جرمنی کا مقابلہ کریں گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی